السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

(1) زید کے والد ایک سرکاری ملازم ہیں وہ دفتری اوقات کی پابندی نہیں کرتے اوراپنے دفتری وقت کا تقریباً ۴۰ فیصد حصہ اپنے ذاتی کاموں پر خرچ کرتے ہیں ۔ نیز کئی سال پہلے ایک کلرک کی غلطی سے ان کی ایک انکریمنٹ زائد لگ گئی تھی جس کی وجہ سے ان کو ہر ماہ تقریباً ۴ یا ۵ سو روپے اپنی اصل تنخواہ سے زائد ملتے ہیں زید جو کہ بالغ ہے ابھی طالب علم ہے اوراپنے اخراجات کے لیے ہر ماہ اپنے والد سے ۱۰۰۰ روپے لیتا ہے کیا قرآن وحدیث کی رو سے یہ پیسے زید کے لیے حلال ہیں یا حرام ؟ نیز اپنے گھر سے یعنی اپنے والد کی آمدنی سے کھانا پنا اور کپڑے وغیرہ سلوانا جائز ہے یا نہیں ؟

(2) بکر کا بھائی بیرون ملک ملازمت کرتا ہے ۔ پاکستان سے بیرون ملک جاتے ہوئے بکر کے بھائی نے حکومت پاکستان سے غلط بیانی کی تھی کہ وہ پڑھائی کے لیے باہر جا رہا ہے تاکہ اسے پاکستان کی ملازمت سے چھٹی مل سکے پھر دوسرے ملک کے ائرپورٹ پر بھی غلط بیانی کی تھی کہ وہ یہاں سیر وسیاحت کے لیے آیا ہے بعد میں اسے وہاں ملازمت مل گئی اور وہ وہاں ایک ہسپتال میں بطور ڈاکٹر کام کر رہا ہے اب بکر کا بھائی بیرون ملک سے جو پیسے اپنی تنخواہ میں سے بکر کو یا اپنے والدین کو بھیجتا ہے کیا وہ پیسے بکر اور اس کے والدین کے لیے حلال ہیں یا حرام ؟ (اس بات کا علم نہیں ہے کہ بکر کا بھائی اپنی ملازمت احسن طریقے سے انجام دے رہا ہے یا نہیں اگرچہ گمان یہی ہے کہ وہ ملازمت ذمہ داری سے انجام دیتا ہے)

(3) بنک میں غیر سودی اکاؤنٹ میں پسہ رکھوانا جائز ہے یا نہیں جبکہ گھر میں پسہ رکھنے سے چوری ہونے کا کوئی خاص خطرہ نہ ہو۔

(4) زید بیرون ملک سے بنک کے ذریعے بکر کے اکاونٹ میں کچھ رقم بھیجتا ہے کیا یہ جائز ہے نیز یہ رقم بکر کے لیے حلال ہے یا بنک کے ذریعہ ٹرانسفر ہونے کی وجہ سے حرام ہے ؟

(5) زید کے پاس کچھ روپے رزق حلال کے ہیں ۔ ان میں اس نے کچھ روپے حرام کمائی کے بھی ملادیئے اب تمام روپے باہم مل گئے کیا کسی طریقہ سے یہ ممکن ہے کہ حلال روپوں کو حرام روپوں سے الگ کیا جاسکے ؟

(6) زید کے بنک اکاونٹ میں ۵۰۰ روپے تھے جو کہ حرام کی کمائی سے تھے بکر نے بیرون ملک سے کچھ پیسے بنک کے ذریعے اس کے اکاونٹ میں بھجوادیئے یہ پیسے حلال کی کمائی سے تھے ۔ اب زید اپنے اکاونٹ سے یہ نیت کر کے پیسے نکلواتا ہے کہ وہ حلال کمائی والے پیسے نکلوا رہا ہے کیا یہ پیسے حلال ہوں گے یا اکاونٹ میں حرام پسوں کی وجہ سے ساری رقم حرام ہو جائے گی ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

(1) اگر اصل تنخواہ دینے والوں کو تنخواہ دار کی ان کوتاہیوں کا علم ہے اس کے باوجود بلا رشوت دیئے اور بلا کسی سازباز کے وہ اس کو تنخواہ پوری دے رہے ہیں کسی قسم کی کٹوتی نہیں کرتے تو بلاشبہ وہ تنخواہ اس کے لیے حلال ہے ورنہ چالیس فیصد حرام باقی حلال ۔

(2) غلط بیانی اپنی جگہ جرم ہے اس سے وہ توبہ کرے باقی وہاں ملازمت کی تنخواہ حلال ہے بشرطیکہ اس کو حرام بنانے والی کوئی وجہ موجود نہ ہو۔

(3) جائز نہیں کیونکہ یہ سراسر اثم وعدوان میں تعاون ہے : وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ

(4) بکر کے لیے بیرون ملک سے بھیجی ہوئی رقم حلال ہے بشرطیکہ وہ بیرون ملک میں کسب حلال ہو البتہ بکر بنک میں اکاونٹ رکھنے کی وجہ سے مجرم وگناہگار رہے ۔

(5) جتنے روپے حرام کے ملائے ہیں اتنے الگ کر دیں اور وہ جس کے ہیں اس کے حوالے کر دیں ۔

(6) زید پانچ سو روپے میں دوہرا گناہگار ہے ایک تو وہ کمائی حرام دوسرے بنک اکاونٹ باقی بکر کے بیرون ملک سے حلال کمائی سے بھیجی ہوئی رقم حلال ہے ۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

احکام و مسائل

خرید وفروخت کے مسائل ج1ص380